

AL-AZVĀ الاضواء
ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904
Volume 34, Issue, 51 , 2019
Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan

امام ابو حنیفہؒ کی تابعیت پر محدثین کی بحث و تمحیص کا ایک تحقیقی مطالعہ

Issue of Tābiy'yat' of Imām Abu Hanīfah: A Discussion amongst Muhaddiṯhīn

محمد ابراہیم*

ناصر الدین**

Abstract:

Among the different qualities of the imam one significant one is his stature as a "Tāb'i" (Companion of the companion). He is the only Jurist among the four Sunni Jurists who had the said privilege. This article investigates into the Imam's stature as a "Tāb'i" with special reference to opinions of specialists of Hadīth about his stature and position. Some of the narrators differ about Abu Hanīfah, but in this article it has been clarified that their differences are just about whether Abu Hanīfah narrated the hadīth from the Companions. As mentioned in this article, they have been convinced that Abu Hanīfah has seen companions of Holy Prophet (SAW).

Key Words: Imām Abu Hanīfah, Companionship of the Companions, Four Leaders of Islamic Law

تمہید:

امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابتؒ علمی دنیا کی ایک ایسی ممتاز شخصیت ہیں کہ جنہیں بعض ایسی خصوصیات اور امتیازات حاصل ہیں جو انہیں معاصرین سے فوقیت عطا کرتی ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ وہ تاریخ ساز شخصیت ہیں جن کو ایک ہی وقت میں کئی علوم وفنون میں کمالِ مہارت حاصل تھی۔ آپ جہاں فقہ کے ایک مسلم امام ہیں اسی لمحے حدیث میں اپنی حیثیت سب سے جدا رکھتے ہیں۔ آپ اصول حدیث کے مجتہد ہیں وہیں پر آپ علم الکلام کے ماہر مانے جاتے ہیں۔ غرض ان اوصاف کے علاوہ امام اعظم ابو حنیفہؒ کو ایک منفرد خصوصیت یہ حاصل ہے کہ انہوں نے صحابہ کرامؓ کا آخری زمانہ پایا اور تابعیت کے مرتبہ سے منور ہوئے۔ لیکن بعض ایسی روایات بھی ملتی ہیں جن سے امام صاحبؒ کے تابعی نہ ہونے پر استدلال کیا جاتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ امام صاحبؒ کی تابعیت کے اثبات اور بطلان پر وارد روایات کا تحقیقی جائزہ لیا جائے جس سے امام ابو حنیفہؒ کی زندگی کا یہ پہلو بھی آشکارا ہو۔

---

* پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علومِ اسلامیہ و دینیہ، جامعہ ہری پور، پاکستان

** ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ ودینیہ، جامعہ ہزارہ، پاکستان

تابعیت کی فضیلت:

کسی بھی شخص کے لئے تابعی ہونا ایک اعزاز اور فضیلت کی بات ہے کیونکہ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ[1]

"اور مہاجرین اور انصار میں سے جو لوگ پہلے ایمان لائے اور جنہوں نے نیکی کے ساتھ اُن کی پیروی کی، اللہ اُن سب سے راضی ہو گیا ہے، اور وہ اُس سے راضی ہیں اور اللہ نے اُن کے لئے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہی بڑی زبردست کامیابی ہے"

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ أَقْوَامٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ، وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ»[2]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں، پھر وہ جو ان سے ملے ہوئے ہیں، پھر وہ جو ان سے ملے ہوئے ہیں، ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے کہ ان میں سے کسی کی گواہی اس کی قسم سے پہلے ہو گی اور کسی کی قسم اس کی گواہی سے پہلے ہو گی۔"

ایک اور حدیث میں ہے:

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «طُوبَى لِمَنْ رَآنِي، وَمَنْ رَأَى مَنْ رَآنِي ثَلَاثًا»[3]

"رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا خوبی ہے اس شخص کے لئے جس نے مجھے دیکھا اور ایمان لایا اور خوبی ہے اس شخص کے لئے جس نے مجھے دیکھنے والے کو دیکھا"۔

اس آیت اور احادیث میں غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سابقیت، تقرب، رضاء الٰہی اور جنت میں داخلہ کا وعدہ، وہاں ہمیشہ کے لئے رہنا، فوزِ عظیم اور بہترین زمانہ کا ہونا یہ وہ خصوصیات اور فضائل ہیں جن کی بدولت تابعیت کا شرف مناقب کے باب میں ایک منفرد، عظیم خصوصیت اور ایک انتہائی قدر و منزلت واعلیٰ مقام کی چیز بن جاتی ہے۔

تابعی کون ہوتا ہے:

تابعی کی فضیلت جاننے کے بعد یہ امر ضروری ہے کہ اس کی وضاحت ہو کہ تابعی کا اطلاق کس پر ہوگا، قرآن کریم کی محولہ بالا آیت سے یہ بات تو واضح ہے کہ صحابہ کرامؓ کی نیکی میں اتباع شرط لازم ہے البتہ اس کے ساتھ ساتھ تابعی کون ہو سکتا ہے؟ محدثین کرام کی اصطلاح میں تابعی کسے کہا جاتا ہے؟ اس کے لئے چند عبارتیں پیش کی جاتی ہیں:

❖ حافظ ابن صلاحؒ فرماتے ہیں:

"قَالَ الْخَطِيبُ الْحَافِظُ: التَّابِعِيُّ مَنْ صَحِبَ الصَّحَابِيَّ. قُلْتُ: وَمُطْلَقُهُ مَخْصُوصٌ بِالتَّابِعِ بِإِحْسَانٍ، وَيُقَالُ لِلْوَاحِدِ مِنْهُمْ: تَابِعٌ وَتَابِعِيٌّ. وَكَلَامُ الْحَاكِمِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَغَيْرِهِ مُشْعِرٌ بِأَنَّهُ يَكْفِي فِيهِ أَنْ يَسْمَعَ مِنَ الصَّحَابِيِّ أَوْ يَلْقَاهُ، وَإِنْ لَمْ تُوجَدِ الصُّحْبَةُ الْعُرْفِيَّةُ، وَالِاكْتِفَاءُ فِي هَذَا بِمُجَرَّدِ اللِّقَاءِ وَالرُّؤْيَةِ أَقْرَبُ مِنْهُ فِي الصَّحَابِيِّ، نَظَرًا إِلَى مُقْتَضَى اللَّفْظَيْنِ فِيهِمَا.[4]"

"خطیب کہتے ہیں جس شخص نے صحابی کی صحبت اٹھائی ہو وہ تابعی ہے۔ میں (ابن صلاح) کہتا ہوں کہ تابعی کا لفظ مطلق اس تابعی کے ساتھ خاص ہو گا جو صحابہ کی اچھی طرح اتباع کرے ان میں سے ایک کے لئے تابع اور تابعی دونوں لفظ استعمال ہوتے ہیں۔ ابو عبد اللہ الحاکم وغیرہ کے کلام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی کے تابعی ہونے کے لئے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ اس کو کسی صحابی سے سماع یا لقاء حاصل ہو، اگرچہ معروف صحبت نہ پائی جاتی ہو۔ اور ملاقات اور رؤیت (صرف دیکھنے) کے لحاظ سے صحابی اور تابعی کے الفاظ کے مقتضٰی پر غور کیا جائے تو یہ نسبت صحابی کے تابعی کے بارے میں صرف لقاء اور رؤیت پر اکتفاء کرنا زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔"

حافظ ابن صلاحؒ کی اس عبارت سے ان کا یہ موقف واضح ہوتا ہے کہ اُن کے نزدیک تابعی ہونے کے لئے فقط رؤیت کافی ہے یعنی اگر کوئی کسی صحابی کو صرف دیکھ بھی لے تو وہ تابعی ہوگا۔

❖ اس عبارت کی شرح کرتے ہوئے مقدمہ ابن صلاحؒ کے شارح حافظ زین الدینؒ فرماتے ہیں:

"وفيه أمور أحدها أن تقديم المصنف كلام الخطيب في حد التابعى على كلام الحاكم وغيره وتصديره به كلامه ربما يوهم ترجيحه على القول الذي بعده وليس كذلك بل الراجح الذي عليه العمل قول الحاكم وغيره في الإكتفاء بمجرد الرؤية دون اشتراط الصحبة وعليه يدل عمل أئمة الحديث مسلم بن الحجاج وأبي حاتم بن حبان وأبي عبد الله الحاكم وعبد الغنى بن سعيد وغيرهم [5]"

"اس مقام پر چند امور قابلِ توجہ ہیں ان میں سے ایک مصنف کا تابعی کی تعریف میں خطیب کے کلام کو حاکم وغیرہ کے کلام سے پہلے لانا اور اپنی اس بحث کا آغاز (خطیب کے کلام سے) کرنے سے یہ وہم پیدا ہو سکتا ہے کہ اس (خطیب کے) قول کو بعد والے قول پر ترجیح حاصل ہے حالانکہ حقیقیت میں ایسا (کچھ بھی) نہیں بلکہ قول راجح جس پر عمل درآمد ہے وہ حاکم وغیرہ کا قول ہے کہ (تابعی ہونے کے لئے) مجرد رؤیت کافی ہے اور صحبت کی شرط نہیں ہے اور اسی پر ائمہ حدیث

مسلم بن الحجاج، ابی حاتم ابن حبان، ابی عبد اللہ الحاکم اور عبد الغنی بن سعید وغیرہ کا عمل بھی دلالت کرتا ہے۔"

شارح مقدمہ ابن صلاحؒ کی عبارت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ یہ قول صرف ابن صلاحؒ کا نہیں ہے بلکہ اس فن کے مستند ائمہ مسلم بن الحجاج، ابن حبان، حاکم اور عبد الغنی بن سعید کی رائے بھی یہی ہے۔ البتہ ابن حبان نے یہ شرط لگائی ہے کہ رؤیت ایسی عمر میں ہونی چاہئے جس میں وہ راوی اس حدیث کو یاد بھی کر سکے۔

❖ علامہ نوویؒ تابعی کی تعریف کے ذیل میں فرماتے ہیں:

قيل: هو من صحب الصحابي، وقيل من لقيه، وهو الأظهر.[6]

"کہا گیا ہے کہ تابعی وہ شخص ہے جس نے صحابی کی صحبت اٹھائی ہو اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ تابعی وہ ہے جس نے کسی صحابی سے ملاقات کی ہو اور یہی زیادہ ظاہر ہے"

اس عبارت میں علامہ نوویؒ نے تابعی کی بابت وارد شدہ تعریفات میں سے صرف لقاء ہی کو اظہر بتلایا ہے۔

❖ حافظ جلال الدین السیوطیؒ اس عبارت کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"(وَقِيلَ): هُوَ (مَنْ لَقِيَهُ) وَإِنْ لَمْ يَصْحَبْهُ كَمَا قِيلَ فِي الصَّحَابِيِّ، وَعَلَيْهِ الْحَاكِمُ. قَالَ ابْنُ الصَّلَاحِ: وَهُوَ أَقْرَبُ. قَالَ الْمُصَنِّفُ: (وَهُوَ الْأَظْهَرُ) . قَالَ الْعِرَاقِيُّ: وَعَلَيْهِ عَمَلُ الْأَكْثَرِينَ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ"[7]

"کہا گیا کہ تابعی وہ شخص ہے جس نے کسی صحابی سے ملاقات کی ہو اگرچہ اس کی صحبت سے مستفید نہ ہوا ہو جیسا کہ صحابی کی تعریف میں کہا گیا ہے۔ یہی حاکم کی رائے ہے۔ ابن صلاح نے کہا ہے یہی زیادہ قریب ہے۔ مصنف نے بھی اسی کو زیادہ ظاہر بتایا ہے۔ عراقی نے کہا ہے کہ اہل حدیث (محدثین) میں سے اکثر کا اسی پر عمل ہے۔"

علامہ سیوطیؒ کی تصریح سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اہلِ فن کے نزدیک تابعیت کے لئے صرف رؤیت کافی ہے۔

❖ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں:

"التابعي، وهو من لقي الصحابي كذلك، وهذا متعلق باللقي، وهذاهو المختار خلافا لمن اشترط في التابعي طول الملازمة أو صحبة السماع أو التمييز."[8]

"تابعی وہ شخص ہے جس نے اسی طرح صحابی سے ملاقات کی ہو اور یہی مذہب مختار ہے برخلاف ان لوگوں کے جو تابعی کے لئے طول ملازمت یا صحت سماع یا سن تمیز کو شرط قرار دیتے ہیں"۔

حافظ ابن حجرؒ کی اس عبارت سے ان کا موقف واضح ہوتا ہے کہ وہ بھی تابعیت کے لئے صرف لقاء کو کافی سمجھتے ہیں انہوں نے اسی کو راجح قرار دیا بلکہ جن ائمہ نے سماع یا عمر میں سن تمیز کی قید لگائی ہے واضح طور پر ان کے موقف مرجوح قرار دیا ہے۔

❖ حافظ سخاویؒ فرماتے ہیں:

(التابع اللَّاقِي لِمَنْ قَدْ صَحِبَا) النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَاحِدًا فَأَكْثَرَ، سَوَاءٌ كَانَتِ الرُّؤْيَةُ مِنَ الصَّحَابِيِّ نَفْسِهِ، حَيْثُ كَانَ التَّابِعِيُّ أَعْمَى أَوْ بِالْعَكْسِ، أَوْ كَانَا جَمِيعًا كَذَلِكَ ; لَصَدَقَ أَنَّهُمَا تَلَاقَيَا، وَسَوَاءٌ كَانَ مُمَيِّزًا أَمْ لَا، سَمِعَ مِنْهُ أَمْ لَا۔9

”تابع وہ ملاقات کرنے والا ہے ایک یا ایک سے زائد ان حضرات سے کہ جنہوں نے نبی ﷺ کی صحبت اٹھائی ہو۔ خواہ خود صحابی نے اس کو دیکھا ہو بایں طور کہ تابعی نابینا ہو یا اس کے برعکس ہو کہ صحابی نابینا ہو یا دونوں نابینا۔ تب بھی یہ بات صادق آئے گی کہ انہوں نے باہم ملاقات کی ہے اور خواہ تابعی سن تمیز کو پہنچا ہو یا نہیں اور خواہ اس نے صحابی سے سماع کیا ہو یا نہیں۔“

مذکورہ عبارات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جمہور ائمہ اصول حدیث کے نزدیک ثبوتِ تابعیت کے لئے مجرد کسی صحابی کی رؤیت کافی ہے۔ اس وضاحت کا یہ مطلب نہیں کہ تابعیت کے لئے صحابی کی صحبت کی شرط منقول نہیں، بعض حضرات نے صحبت کی شرط لگائی ہے، ان کے ہاں صحبت سے لغوی صحبت مراد ہو گی بصورت دیگر اکثر محدثین نے اس قول کو مرجوح قرار دیا ہے لہذا اس طرح کا قول میسر آنا اس تعریف کے منافی نہیں۔ کیونکہ ائمہ نے صراحت کے ساتھ اس تعریف کو راجح قرار دے کر دوسرے اقوال کو مرجوح قرار دیا ہے۔ چنانچہ مولانا عبدالحی لکھنویؒ فرماتے ہیں:

”ثم اعلم ان جمهور علماء اصول الحديث على ان الرجل بمجرد اللقى والرؤية للصحابى يصير تابعيا ولا يشترط ان يصحبه مدة ولاان ينقل عنه رواية بخلاف الصحابى فان بعض الفقهاء شرطوا فى كونه صحابيا طول الصحبة او المرافقة فى الغزوة او الموافقة فى الرواية۔“10

”پھر واضح رہے کہ جمہور علماء اصول حدیث اس طرف گئے ہیں کہ مجرد لقاء اور رؤیت صحابی سے تابعیت کا شرف حاصل ہو جاتا ہے اور تابعی ہونے کے لئے نہ صحابی کی صحبت میں کچھ مدت کے لئے رہنا شرط ہے اور نہ اس سے کسی روایت کا نقل کرنا۔ برخلاف صحابی کے کہ بعض فقہاء نے صحابی ہونے کے لئے طول صحبت یا کسی غزوہ میں رفاقت یا روایت میں موافقت کو شرط قرار دیا ہے۔“

امام ابو حنیفہؒ کی تابعیت اور ائمہ محدثین و مؤرخین:

تابعیت کی جامع اور راجح تعریف کے بعد اس امر کے جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ اصولِ حدیث کے اس متعینہ فیصلہ کی روشنی میں، تابعی کی اس مسلمہ تعریف کے مطابق امام ابو حنیفہؒ شرفِ تابعیت کے حامل ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

اس سلسلے میں تین بنیادی ابحاث پیدا ہوتی ہیں:

امام ابو حنیفہؒ نے صحابہ کا زمانہ پایا یا نہیں۔
امام ابو حنیفہؒ نے کسی صحابی کو دیکھا یا نہیں۔
امام ابو حنیفہؒ کی کسی صحابی سے روایت ثابت ہے یا نہیں۔

ان تین ابحاث میں سے پہلی دو ابحاث کو تابعی ہونے کے لئے پایا جانا ضروری ہے جب کہ تیسرا امر کہ امام ابو حنیفہؒ کی کسی صحابی سے روایت ثابت ہے یا نہیں، اس کا امام ابو حنیفہؒ کے تابعی ہونے کے لئے پایا جانا ضروری نہیں۔ اگر تیسرا امر ثابت ہو جاتا ہے تو یہ امام ابو حنیفہؒ کی امتیازی خصوصیت میں اضافے کا باعث بنے گا لیکن اگر اس کا ثبوت نہ بھی ہو تو یہ امام ابو حنیفہؒ کے تابعی ہونے سے مانع نہیں ہو گا۔ اس لئے مقالہ ہذا میں صرف پہلے دو امور پر بحث کی جائے گی۔

امام ابو حنیفہؒ کی تاریخ پیدائش:

امام ابو حنیفہؒ کی تاریخ پیدائش میں اختلاف ہے حافظ ابن حجرؒ نے امام ابو حنیفہؒ کے پوتے سے ان کی تاریخ پیدائش کے بارے میں روایت ذکر کی ہے:

"ویروي عن إسماعيل بن حماد بن أبي حنيفة قال نحن من أبناء فارس الأحرار ولد جدي النعمان سنة ثمانين"[11]

"اسماعیل بن حماد بن ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ ہم (اصلا) فارس کے آزاد گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں اور میرے دادا نعمان ۸۰ ہجری میں پیدا ہوئے۔"

امام ابو حنیفہؒ کی تاریخ پیدائش کے سلسلے میں یہی سن زیادہ مشہور ہے البتہ علامہ محمد زاہد الکوثریؒ کی رائے میں ۷۰ھ کی روایت کو ترجیح ہے انہوں نے اپنے کتاب "تانیب الخطیب" میں اس پر بہت سے دلائل و شواہد دیئے ہیں۔

امام ابو حنیفہؒ کی تابعیت پر محدثین و مؤرخین کے اقوال:

البتہ ۸۰ ھجری کا زمانہ بھی وہ زمانہ ہے جب بہت سے صحابہ کرام اس دنیا میں تشریف فرما تھے امام صاحب کی پیدائش ۸۰ ھجری میں اس بات کا امکان پیدا کرتی ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کی اس زمانے میں بقیدِ حیات صحابہ کرام سے ملاقات ہوئی ہو جو امام صاحبؒ کی پیدائش کے کئی سال بعد اس دینا سے رخصت ہوئے۔ چنانچہ اس بحث سے متعلق محدثین و مؤرخین کے اقوال نقل کیے جاتے ہیں جو نتیجہ کے لئے مدد و معاون ثابت ہونگے۔

- محمد بن اسحاق المعروف بابن ندیمؒ فرماتے ہیں:

"وكان من التابعين لقي عدة من الصحابة وكان من الورعين الزاهدين"[12]

"امام ابو حنیفہؒ تابعین میں سے تھے متعدد صحابہ کرام سے ان کی ملاقات ہوئی، وہ بڑے متقی پرہیز گار تھے۔"

- امام ابن عبد البر المالکیؒ امام ابو حنیفہؒ کی تابعیت سے متعلق لکھتے ہیں:

"قَالَ أَبُو عُمَرَ: ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ كَاتِبُ الْوَاقِدِيِّ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ رَأَى أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيَّ"[13]

"ابو عمر کہتے ہیں کہ محمد بن سعد کاتب الواقدی فرماتے ہیں امام ابو حنیفہؒ نے حضرت انسؓ اور حضرت عبد اللہ بن الحارث بن جزءؓ کو دیکھا ہے۔"

- علامہ شمس الدین ذہبیؒ اپنی مشہور کتاب تذکرۃ الحفاظ میں فرماتے ہیں:

"رأى أنس بن مالك غير مرة لما قدم عليهم الكوفة "[14]

"امام ابو حنیفہؒ نے حضرت انسؓ کی کئی مرتبہ زیارت کی جب حضرت انسؓ کوفہ تشریف لاتے۔"

- امام یافعی محدث شافعیؒ امام صاحبؒ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"توفي فقيه العراق الإمام أبو حنيفة النعمان بن ثابت الكوفي، مولى بني تيم الله بن ثعلبة، ومولده سنة ثمانين، رأى أنساً"[15]

"فقیہ عراق امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی مولی بنی تیم اللہ بن ثعلبہ، کی وفات ہوئی، آپ کی تاریخ پیدائش ۸۰ھ ہے آپ نے حضرت انسؓ کی زیارت کی ہے۔"

- حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

"لأنه أدرك عصر الصحابة، ورأى أنس بن مالك"[16]

"امام ابو حنیفہؒ نے صحابہ کرامؓ کا زمانہ پایا اور حضرت انس بن مالکؓ کو دیکھا۔"

- حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں:

"رأى أنسا"[17]

"امام ابو حنیفہؒ نے حضرت انسؓ کو دیکھا ہے"

- علامہ عینیؒ فرماتے ہیں:

"ابْن أبي أوفى: اسْمه عبد الله --- وَهُوَ أحد من رَآهُ أَبُو حنيفَة من الصَّحَابَة"[18]

"امام ابو حنیفہؒ نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیؓ کو دیکھا ہے۔"

- امام ابن العماد حنبلیؒ فرماتے ہیں:

"رأى أنسا وغيره"[19]

"امام ابو حنیفہؒ نے حضرت انسؓ کو دیکھا ہے اور ان کے علاوہ دوسرے صحابہ کرامؓ کو بھی دیکھا ہے۔"

- حافظ سمعانیؒ فرماتے ہیں:

"وأبو حنيفة النعمان بن ثابت بن النعمان بن المرزبان التيمي الكوفي صاحب الرأى وإمام أصحاب الرأى وفقيه أهل العراق، رأى أنس بن مالك"[20]

"امام ابو حنیفہؒ نعمان بن ثابت بن نعمان بن المرزبان تیمی کوفی صاحب الرائے تھے اوراصحاب الرائے کے امام اور فقیہ عراق تھے۔ آپ نے حضرت انس بن مالکؓ کو دیکھا ہے۔"

- خطیب بغدادی امام ابو حنیفہؒ کی تابعیت کے قائل ہیں وہ فرماتے ہیں:

"رأى أنس بن مالك"[21]

"امام ابو حنیفہؒ نے انس بن مالکؓ کو دیکھا ہے"۔

یہ دس ائمہ فن محدثین ومورخین کی شہادتیں ہیں (تلک عشرة کاملة) جن میں شافعی، مالکی اور حنبلی اہلِ علم بھی شامل ہیں، ان سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ امام ابو حنیفہؒ سے رویت ثابت ہے اور وہ تابعی ہیں۔

حافظ ولی الدین عراقی کا فتویٰ ثبوت تابعیت کے باب میں:

حافظ ولی الدین عراقیؒ سے امام ابو حنیفہؒ کی تابعیت کے بارے میں فتویٰ پوچھا گیا تو انہوں نے اس کا تفصیلی جواب دیا جسے علامہ سیوطیؒ نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے، علامہ سیوطیؒ فرماتے ہیں:

"ووقفت على فتيا رفعت الى الشيخ ولى الدين العراقى صورتها: هل روى ابوحنيفه عن احد من اصحاب النبیﷺ؟ وهل يعد هو من التابعين أم لا؟ فأجاب بمانصّه: الامام ابوحنيفه لم يصح له رواية عن احد من الصحابه وقد رأى انس بن مالک فمن يكتف فى التابعى بمجرد رؤية الصحابى يجعله تابعياً ومن لايكتف بذلک لايعده تابعيا"[22]

"مجھے ایک ایسے فتویٰ کے بارے میں علم ہوا جو شیخ ولی الدین عراقی سے حاصل کیا گیا اور ان سے پوچھا گیا کہ کیا ابو حنیفہؒ نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کسی سے روایت نقل کی ہے اور ان کو تابعین مین شمار کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: کہ امام ابو حنیفہؒ کا کسی صحابی سے روایت نقل کرنا تو درست نہیں البتہ انہوں نے انس بن مالکؓ کو دیکھا ہے۔ پس جو کوئی تابعی ہونے کے لئے صرف صحابی کے دیکھنے کو کافی سمجھتا ہے ان کو تابعی قرار دیتا ہے اور جو فقط رؤیت کو کافی نہیں سمجھتا ان کو تابعی شمار نہیں کرتا۔"

حافظ ابن حجرؒ کا تفصیلی فتویٰ:

حافظ ابن حجرؒ سے بھی امام ابو حنیفہؒ کی تابعیت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے اس کا بڑی تفصیل سے جواب دیا علامہ سیوطیؒ نے اسے بھی اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے، علامہ سیوطیؒ فرماتے ہیں:

"ورفع السوال الى الحافظ ابن حجر ، فأجاب بما نصه: ادرک الامام ابوحنيفه جماعة من الصحابة لانه ولد بمكة سنة ثمانين من الهجرة وبها يومئذ من الصحابة: عبدالله بن ابى اوفى ؓ فانه

مات بعد ذلک بالاتفاق، وبالبصرة یومئذ انس بن مالک ومات سنة تسعین اوبعدها۔وقد اورد بن سعد بسند لابأس به ان ابا حنیفه رأی انسا وکان غیر هذین فی الصحابة بعده من البلاد احیاء۔ وقد جمع بعضهم جزء فیما ورد من روایة ابی حنیفة عن الصحابه لکن لا یخلو اسناد ههنا من ضعف والمعتمد علی ادراکه ماتقدم علی رؤیته لبعض الصحابه مااورده ابن سعد فی الطبقات فهو بهذا الاعتبار من طبقة التابعین ولم یثبت ذلک لاحد من ائمة الامصار المعاصرین له کالاوزاعی بالشام والحمادین بالبصرة والثوری بالکوفة ومالک بالمدینة ومسلم بن خالد الزنجی بمکة واللیث بن سعد بمصر ۔والله اعلم "[23]

"حافظ ابن حجرؒ سے یہی سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ امام ابو حنیفہؒ نے صحابہؓ کی ایک جماعت کو پایا ہے ۔اس لئے کہ وہ کوفہ میں ۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور وہاں اس زمانے میں صحابہؓ میں سے عبد اللہ بن ابی اوفیؓ موجود تھے ان کا انتقال بالاتفاق اس کے بعد ہی ہوا ہے اور بصرہ میں انس بن مالکؓ تھے اور ان کا انتقال ۹۰ھ یا اس کے بعد ہوا ہے۔ ابن سعدؒ نے اپنی سند سے بیان کیا ہے سند ایسی ہے جس میں کوئی حرج نہیں، کہ ابو حنیفہؒ نے حضرت انسؓ کو دیکھا اور ان دونوں کے علاوہ بھی اس شہر میں بہت سے صحابہ کرامؓ حیات تھے۔ ان میں سے بعض حضرات نے ایسے رسالے بھی تصنیف فرمائے جن میں ان روایات کو جمع کیا جو امام صاحبؒ نے صحابہؓ سے روایت کی ہیں لیکن ان کی اسناد میں ضعف ہے۔ قابلِ اعتماد بات یہ ہے کہ امام صاحبؒ نے ان صحابہؓ کا زمانہ پایا ہے جیسا کہ ذکر کیا گیا۔ ابن سعدؒ نے طبقات میں ذکر کیا ہے کہ امام صاحب نے بعض صحابہؓ کو دیکھا ہے اس اعتبار سے وہ طبقہ تابعین میں سے ہیں۔ امام صاحب کے معاصرین جو دوسرے شہروں میں تھے جیسے امام اوزاعیؒ شام میں، حمادین بصرہ میں، امام ثوریؒ کوفہ میں، امام مالکؒ مدینہ میں، مسلم بن خالد الزنجیؒ مکہ میں اور لیث بن سعدؒ مصر میں ان میں سے کسی کو تابعی ہونے کی فضیلت حاصل نہیں۔ واللہ اعلم"

ائمہ محدثین کی امام ابو حنیفہؒ کے بارے میں اختلاف واتفاق کی حدود:

امام ابو حنیفہؒ کے بارے میں تراجم ورجال کی کتابیں امام ابو حنیفہؒ کی تابعیت کے اثبات پر متفق ہیں اس سلسلہ میں ان کے درمیان اگر کوئی اختلاف ہے تو صرف اس امر میں ہے کہ کیا امام ابو حنیفہؒ نے اصحاب النبی ﷺ سے روایت بھی کی ہے یا نہیں۔

چنانچہ علامہ ابن البزاز کردری اپنی کتاب مناقب الامام الاعظم میں فرماتے ہیں:

"واتفق المحدثون علی ان اربعة من اصحاب رسول الله ﷺ کانوا علی عهده فی الاحیاء وان نازعوا فی روایته عنهم۔"[24]

"محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کے زمانے میں چار اصحاب رسول اللہ ﷺ بقید حیات موجود تھے اگرچہ محدثین نے ان سے امام ابو حنیفہؒ کی روایت کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔"

علامہ احمد بن المصطفیٰ المعروف بطاش کبری زادہ اپنی کتاب مفتاح السعادۃ میں فرماتے ہیں:

"ومن جهات شرفه انه ليس بين الائمه تابعى غيره وقد ذكر ابن الصلاح ان الامام مالكا من تبع التابعين واما ابوحنيفة فقد اتفق المحدثون على ان اربعة من الصحابة كانوا على عهد الامام فى الحيوة وان تنازعوا فى الرواية عنهم"[25]

"من جملہ فضائل امام ابو حنیفہ ایک یہ بھی ہے کہ ائمہ متبوعین میں سے آپ کے علاوہ کوئی تابعی نہیں ہے۔ ابن صلاح نے مام مالک کو بھی تبع تابعین ہی میں شمار کیا ہے لیکن امام ابو حنیفہؒ سو محدثین اس پر متفق ہیں کہ امام صاحبؒ کے زمانہ میں چار صحابہ بقید حیات موجود تھے۔ اگرچہ صحابہ سے امام صاحب کی روایت کے بارے میں اختلاف ہے۔"

ان عبارات سے یہ بات واضح ہوگئی کہ ائمہ فن کے نزدیک امام ابو حنیفہؒ کا صحابہ کرامؓ سے روایت کرنے کے بارے میں اختلاف ہے لیکن ان کی رؤیت کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں۔ اور تابعی کی راجح تعریف کے مطابق رؤیت صحابی کافی ہوتی ہے اس لئے امام ابو حنیفہؒ کی تابعیت پر اختلاف نہیں ہے۔

طبقات ابن سعدؒ کی روایت اور موجودہ نسخے:

امام ابو حنیفہؒ کی تابعیت کے باب میں حافظ محمد بن سعدؒ کی طرف منسوب ایک روایت مروی ہے جس کا متن یوں ہے:

"حدثنا الموفق سيف بن جابر قاضى واسط قال سمعت اباحنيفة يقول قدم انس بن مالك الكوفة ونزل النخع وكان يخضب بالحمرة وقد رأيته مراراً۔"[26]

"ہم سے موفق بن سیف بن جابر قاضی واسط نے بیان کیا کہ میں نے ابو حنیفہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت انس بن مالکؓ کوفہ میں آئے اور بنو النخع میں اترے۔ وہ سرخ خضاب لگاتے تھے اور میں نے انہیں متعدد مرتبہ دیکھا ہے۔"

امام ابو حنیفہؒ کی تابعیت پر دلالت کرتی یہ روایت موجودہ طبقات ابن سعدؒ کے نسخوں میں موجود نہیں ہے لیکن اس روایت کا حوالہ کئی معتبر ائمہ دیتے آئے ہیں جن میں سے صرف تین درج ذیل ہیں:

- حافظ ابن عبد البر اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

"قَالَ أَبُو عُمَرَ: ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ كَاتِبُ الْوَاقِدِيِّ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ رَأَى أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيَّ"[27]

"ابو عمر کہتے ہیں کہ محمد بن سعد کاتب الواقدی فرماتے ہیں امام ابو حنیفہؒ نے حضرت انس اور حضرت عبداللہ بن الحارث بن جزءؓ کو دیکھا ہے۔"

حافظ ابن عبد البر مالکیؒ نے حافظ محمد بن سعدؒ کے حوالے سے یہ روایت بیان کی اور اس بات کی گواہی دی کہ حافظ محمد بن سعدؒ نے اسے روایت کیا ہے۔

- حافظ ذھبیؒ فرماتے ہیں:

"وكان من التابعين لهم إن شاء الله بإحسان، فإنه صح أنه رأى أنس بن مالك إذ قدمها أنس رضي الله عنه. قال محمد بن سعد: حدثنا سيف بن جابر، أنه سمع أبا حنيفة، يقول: رأيت أنسا رضي الله عنه"[28]

"ان شاء اللہ ابو حنیفہ تابعین میں سے ہیں کیونکہ یہ صحیح ہے کہ انہوں نے انس بن مالکؓ کو دیکھا ہے جب وہ (کوفہ) آئے تھے، محمد بن سعد کہتے ہیں کہ ہمیں سیف ابن جابر نے روایت کیا کہ انہوں نے ابو حنیفہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے انسؓ کو دیکھا ہے"

حافظ ذھبیؒ نے حافظ محمد بن سعدؒ کی طرف سے مکمل روایت بیان کی۔

- حافظ ابن حجرؒ اپنے تفصیلی فتویٰ میں حافظ ابن سعدؒ کی طبقات کا حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

"وقد اورد بن سعد بسند لابأس به۔۔۔ والمعتمد على ادراكه ماتقدم على رؤيته لبعض الصحابه مااورده ابن سعد فى الطبقات فهو بهذا الاعتبار من طبقة التابعين"[29]

"ابن سعد نے ایسی سند سے ذکر کیا جس میں کوئی حرج نہیں۔۔۔۔ قابلِ اعتماد بات یہ ہے کہ امام صاحبؒ نے ان صحابہؓ کا زمانہ پایا ہے جیسا کہ ذکر کیا گیا۔ ابن سعدؒ نے طبقات میں ذکر کیا ہے کہ امام صاحب نے بعض صحابہؓ کو دیکھا ہے اس اعتبار سے وہ طبقہ تابعین میں سے ہیں۔"

تین جلیل القدر محدثین کرام کے بیانات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کی تابعیت سے متعلق روایت طبقات ابن سعدؒ میں موجود تھی اور سند کے اعتبار سے بھی مضبوط تھی لیکن موجودہ نسخوں میں اس کا نہ ہونا یہ ان نسخوں کی کمی اور نقص ہے اس سے اس روایت کی اصل پر کچھ فرق نہیں پڑتا۔

نتائج البحث:

مذکورہ بالا ابحاث سے درج ذیل نتائج حاصل ہوتے ہیں:

- تابعی ہونا ایک وصفِ خاص اور ممتاز شرف ہے۔
- جمہور محدثین کرام کے ہاں تابعیت کے لئے صرف رؤیت شرط ہے۔
- تابعیت کی تعریف میں صحبت اور روایت کا قول مرجوح ہے۔
- امام ابو حنیفہؒ کے بارے میں محدثین کرام کا روایتِ صحابہ میں اختلاف ہے۔
- امام ابو حنیفہؒ کی رؤیت صحابہؓ پر اتفاق ہے۔
- امام ابو حنیفہؒ تابعی ہیں۔
- امام ابو حنیفہؒ کی تابعیت کا وصف معاصرین میں انہیں ممتاز کرتا ہے۔

- امام ابو حنیفہؒ کی تابعیت مالکی، شافعی اور حنبلی ائمہ حدیث کے ہاں بھی مسلم ہے۔
- طبقات ابن سعدؒ میں امام ابو حنیفہؒ کی تابعیت سے متعلق روایت اصل نسخے میں موجود تھی۔ موجودہ نسخوں میں نہ ہونا اس کے منافی نہیں کیونکہ ائمہ حفاظ اس روایت کا حوالہ دیتے آئے ہیں۔
- طبقات ابن سعدؒ میں روایت کی سند حافظ ابن حجرؒ کے نزدیک درست اور سقم سے پاک تھی۔

حواشی و حوالہ جات

1 القرآن، التوبہ: ۱۰۰

2 بخاری، محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح بخاری، ج:۳، ص:۱۷۱، دار طوق النجاۃ، الطبعہ الاولیٰ ۱۴۲۲ھ

3 طبرانی، سلیمان بن احمد بن ایوب، المعجم الکبیر، ج:۲۲، ص:۲۰، المحقق: حمدی بن عبد المجید السلفی، الناشر: مکتبہ ابن تیمیہ، قاہرہ

4 ابن صلاح، ابو عمرو عثمان بن عبد الرحمن، مقدمہ ابن صلاح فی علوم الحدیث، ص:۳۰۲، المحقق: نورالدین عتر، الناشر: دارالفکر بیروت، ۱۴۰۶ھ

5 زین الدین، عبدالرحیم بن حسین، التقييد والإيضاح شرح مقدمة ابن الصلاح، ص:۳۱۷، ۳۱۸، المحقق: عبدالرحمن محمد عثمان، الناشر: محمد عبد المحسن الكتبي صاحب المكتبة السلفية بالمدينة المنورة، الطبعة: الأولى، 1389ھ-/1969م

6 نووی، محیی الدین یحیی بن شرف النووی، التقريب والتيسير لمعرفة سنن البشير النذير في أصول الحديث، ص:۹۴، المحقق: محمد عثمان الخشت، الناشر: دار الكتب العربي، بيروت، الطبعة الأولى: ۱۴۰۵ھ

7 سیوطی، جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر، تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي، ج:۲، ص:۷۰۰، المحقق: ابو قتیبہ نظر محمد الفاريابي، الناشر: دار طیبہ

8 ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد، نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر في مصطلح أهل الأثر، ص:۱۱۳، المحقق: نورالدین عتر، الناشر: مطبعة الصباح، دمشق، الطبعة الثالثة ۱۴۲۱ھ

9 سخاوی، ابو الخیر محمد بن عبد الرحمن، فتح المغيث بشرح الفية الحديث للعراقی، ج:۴، ص:۱۴۵، المحقق: علی حسین علی، الناشر: مکتبة السنہ، مصر، الطبعة الاولیٰ: ۱۴۲۴ھ

10 لکھنوی، ابو الحسنات محمد عبد الحی، اقامة الحجة علی ان الاکثار فی التعبد لیس ببدعة، ص:۸۵، المحقق: عبد الفتاح ابو غدة، حلب

11 ابن حجر، ابو الفضل احمد بن علی، تهذيب التهذيب، ج:۱۰، ص:۴۴۹، الناشر: مطبعہ دائرة المعارف النظاميه، الهند، ۱۳۲۶ھ

12 ابن ندیم، ابو الفرج محمد بن اسحاق، الفهرست، ص:۲۵۱، المحقق: ابراهيم رمضان، الناشر: دار المعرفة بيروت، لبنان، ۱۹۹۷ء

13 ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر، جامع بیان العلم وفضله، ج:۱، ص:۲۰۳، المحقق: ابی الاشبال الزهيری، الناشر: دار ابن الجوزی، المملكة العربية السعودية، الطبعة الاولیٰ: ۱۴۱۴ھ، ۱۹۹۴ء

14 ذہبی، شمس الدین ابو عبد الله بن احمد بن عثمان، تذكرة الحفاظ، ج:۱، ص:۱۲۶، الناشر: دار الكتب العلميه بيروت لبنان، ۱۹۹۸ء

15 یافعی، عبد اللہ بن اسعد بن علی، مرآة الجنان وعبرة الیقظان في معرفة ما یعتبر من حوادث الزمان، ج:۱، ص:۲۴۲، الناشر: دار الکتب العلمیة بیروت لبنان، الطبعة الاولیٰ ۱۴۱۷ھ
16 ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر، البدایہ والنھایہ، ج ۱۰، ص:۱۱۴، المحقق: علی شیری، الناشر: داراحیاء التراث العربی، ۱۴۰۸ھ
17 ابن حجر، تھذیب التھذیب، ج:۱۰، ص:۴۴۹
18 عینی، بدرالدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ، عمدة القاری شرح صحیح البخاری، ج:۳، ص:۵۲، داراحیاء التراث العربی، بیروت
19 ابو الفلاح، عبد الحی بن احمد، شذرات الذھب فی اخبار من ذھب، ج:۲، ص:۲۲۹، المحقق: محمود الارناؤوط، الناشر: دار ابن کثیر: دمشق، بیروت۔ الطبعہ الاولیٰ: ۱۴۰۶ھ
20 سمعانی، عبد الکریم بن محمد، الانساب، ج:۶، ص:۶۴، المحقق: عبد الرحمن بن یحیی المعلمی، الناشر: مجلس دائرة المعارف العثمانیہ، حیدرآباد، الطبعة الاولیٰ: ۱۳۸۲ھ
21 خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت، تاریخ بغداد، ج:۱۵، ص:۴۴۴، المحقق: الدکتور بشار عواد معروف، الناشر: دار الغرب الاسلامی، بیروت، الطبعة الاولیٰ، ۱۴۲۲ھ
22 سیوطی، جلال الدین بن ابی بکر، تبییض الصحیفة، ص:۳۴، المحقق: محمود محمد محمود حسن نصار، دار الکتب العلمیہ، بیروت
23 سیوطی، تبییض الصحیفة، ص:۳۴
24 ابن البزاز، حافظ الدین محمد بن محمد، مناقب الامام الاعظ للکردری، ج:۱، ص:۵، الناشر: مجلس دائرة المعارف النظامیہ، حیدرآباد دکن، انڈیا، الطبعہ الاوّلیٰ: ۱۳۲۱ھ
25 طاش کبری زادہ، احمد بن المصطفیٰ، مفتاح السعادة، ج:۲، ص:۶۴، الناشر: حیدرآباد دکن
26 اتحاف الاکابر بمرویات الشیخ عبد القادر از علامہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی سندھی
27 ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر، جامع بیان العلم وفضلہ، ج:۱، ص:۲۰۳، المحقق: ابی الاشبال الزھیری، الناشر: دار ابن الجوزی، المملکة العربیة السعودیة، الطبعة الاولیٰ: ۱۴۱۴ھ، ۱۹۹۴ء
28 ذھبی، شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان، مناقب الامام ابی حنیفہ وصاحبیہ، ص:۱۴، المحقق: محمد زاھد الکوثری، الناشر: لجنة احیاء المعارف النعمانیہ، حیدرآباد دکن بالھند، الطبعة الثالثة: ۱۴۰۸ھ
29 سیوطی، تبییض الصحیفة، ص:۳۴